السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم حضرت محمد رسول اللہ کے لیے ﷺ، حضرت موسی عیسی یا کسی دوسرے پیغمبر کے لیے علیہ السلام، حضرت ابو بکر صدیق، خلفائے راشدین یا صحابہ کرام میں سے کسی کے لیے رضی اللہ عنہم، حضرت علی بن ابی طالب کے لیے کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں اس طرح تشہد اول میں کہتے ہیں السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین۔ سوال یہ ہے کہ مذکورہ بالا شخصیتوں کے ناموں کے ساتھ مذکورہ دعائیہ کلمات کے التزام کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا کسی نیک مسلمان کے لیے بھی رضی اللہ عنہ کے الفاظ استعمال کیے جاسکتے ہیں یا نہیں اور کیوں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی ﷺ کے لیے صلوۃ وسلام کے حکم آیا ہے، اس لیے اس حکم کی اطاعت کے لیے ضروری ہے آپ کے اسم گرامی کے ساتھ ہم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں، دیگر تمام رسولوں کے لیے بھی ان الفاظ کا استعمال جائز ہے' دیگر رسولوں کے لیے اگر صرف سلام ہی بر اکتفاء کرلیا جائے تو یہ بھی جائز ہے' ملائکہ اور انسانوں کے لیے بھی ﷺ کے الفاظ استعمال کیے جاسکتے ہیں کیونکہ نبی ﷺ فرمایا تھا:

(اللهم صل علی آل ابی اوفی» صحیح البخاری، الزکاة، باب صلاة الامام ودعائة لصاحب الصدقة۔ الخ، ح: 1497 و صحیح مسلم، الزکاة، باب الدعاء لمن ابی بصدقة، ح: 1078»

لیکن اسے عادت نہ بنایا جاے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے اللہ تعالی نے فرمایا ہے لَقَد رَضِيَ اللَّهُ عَنِ المُؤمِنينَ ١٨ ... سورة الفتح "لہذا ہم بھی اس طرح کہین کے جیسا کہ اللہ تعالی نے یہ الفاظ استعمال فرمائے ہیں' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ دیگر نیک لوگوں مثلا ائمہ کرام وغیرہ کے لیے بھی ان کا استعمال جائز ہے یہ سب دعائیہ کلمات ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے بطور خاص کرم اللہ وجھہ کے الفاظ کے استعمال کی کوئی دلیل نہیں ہے، ان الفاظ کو صرف رافضہ استعمال کرتے تھے لیکن اسعبارت کو درسروں کے حق میں استعمال کرنا بھی جائز ہے، جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے بھی باقی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح رضی اللہ عنہ کے الفاظ استعمال کرنا ہی افضل ہے رضی اللہ عنہم۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص425

محدث فتویٰ